خاص طور پر سید مودودیؒ کے فکر و فن اور دینی خدمات پر کام کرنے والوں کے لیے، ایک بڑا علمی خلا پُر کرنے کی بامعنی کوشش کی گئی ہے۔

بہ ظاہر یہ ایک کتابیاتی فہرست ہے لیکن اصل میں، یہ تحقیقی انداز سے تصانیف مودودی کا ایک اشاعتی اور کتابیاتی مطالعہ ہے۔ اس کا مقصد سید مودودیؒ کے کتابی متون کا، ان کے سیاق و سباق کے ساتھ تعین ہے کیوں کہ تصانیف مودودی کی مقبولیت کے پیش نظر، حال ہی میں ان کی مختلف کتب کے حصے بخرے کر کے نو آموز مرتبین نے انھیں چھوٹے بڑے حصوں میں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ دیانت سے ٹکرانے والے، اس منفی عمل کے پیش نظر بھی، ضروری تھا کہ تصانیف مودودی کی اصل حیثیت کی نشان دہی کر دی جائے، ورنہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خدشہ ہے کہ سید مرحوم کے اصل متن کا تعین دشوار تر ہوتا چلا جائے گا۔

مقدمے میں مرتب نے اس جانب اشارہ کیا ہے کہ سید مودودیؒ کے بعض مرتبین اور ناشرین نے ان کی تصانیف کی تدوین و اشاعت میں، کسی قدر تساہل اور لاپروائی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ سید مودودیؒ جیسے عبقری کی انقلاب انگیز تحریریں، شایان شان اشاعتی جامے کے لیے ان کے کسی محب ایڈیٹر (تدوین کار) اور سید مرحوم کے ذمہ دار، باذوق اور سلیقہ شعار ناشر کی منتظر ہیں۔

بلاشبہ زیر نظر کام اہم ہے، مگر اگلے قدم کے طور پر یہ بھی ضروری ہے کہ سید مودودیؒ کے بارے میں لکھی گئی کتب، یونی ورسٹیوں کے تحقیقی مقالات اور خصوصی نمبروں، یعنی Works about Mawdudi کے حوالوں کو بھی اسی طرح ترتیب دیا جائے۔ مزید یہ کہ اردو کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی ان کی تصانیف کے تراجم اور متعلقہ حوالوں سے تحریری کاوشوں کو ریکارڈ پر لایا جائے۔ یہ کام کٹھن ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔ اس مقصد کے لیے مرتب (ڈاکٹر ہاشمی) کو ادارہ معارف اسلامی اور (مجوزہ) مودودی فاؤنڈیشن جیسے اداروں کا تعاون حاصل کرنا چاہیے۔ مولانا مودودیؒ کے دیگر ناشرین پر بھی اس کار خیر میں اپنا حصہ شامل کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

یہ کتابیاتی مطالعہ دراصل "**تذکرہ سید مودودی**" (سوم) میں شامل ہے۔ پیش نظر صورت، اس کے تراشے (off-print) کی ہے، جسے محدود تعداد میں اہم پبلک کتب خانوں کے لیے الگ کتاب کی شکل دی گئی ہے۔ عام قارئین اور قدردان، اسے "**تذکرہ سید مودودی**" ہی میں دیکھ پائیں گے۔

ادارہ معارف اسلامی مبارک باد کا مستحق ہے کہ اس نے اس وقیع کام کی تیاری میں دل چسپی لی۔ اب (جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا) اس کی تکمیل کی ذمہ داری بھی سب سے زیادہ مذکورہ ادارے پر عائد ہوتی ہے (**سلیم منصور خالد**)۔